خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۵ دسمبر ۲۰۲۳ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حوالہ سے غزوہ احد کا ذکر جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ احد کا پہاڑ مسلمانوں کے لشکر کے پیچھے تھا جس سے لشکر پشت کے حملہ سے محفوظ تھا، البتہ ایک پہاڑی درہ تھا جہاں سے دشمن حملہ کر سکتا تھا اس نزاکت کو سمجھتے ہوئے آپ ﷺ نے پچاس تیر اندازوں پر مشتمل دستے پر عبداللہ بن جبیر کو امیر منتخب کر کے انہیں درے پر متعین فرمایا، اور نصیحت کی کے اگر تم دیکھو کہ پرندے ہمیں اچک رہے ہیں یا ہم نے دشمن قوم کو شکست دیدی، تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، یہاں تک کہ میں تمہیں پیغام بھیجوں۔

ایک مصنف آپ ﷺ کی عسکری قیادت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کوئی کمانڈر چاہے کتنا ہی ذہین کیوں نہ ہو آپ ﷺ سے زیادہ باریک نفیس اور باحکمت منصوبہ بندی تیار نہیں کر سکتا، کیونکہ آپ ﷺ احد کے دن اگرچہ دشمن کے میدان میں اُترے لیکن آپ نے جنگی نقطۂ نظر سے وہ مقام چنا تھا جو سب سے بہترین مقام تھا، پہاڑ کی اوڑ میں پشت اور دائیاں بازو محفوظ تھا، اور پڑاؤ کے لئے بلند مقام طے کیا، جبکہ دشمن نشیب کی طرف کھلے میدان میں رہنے پر مجبور کر دیا۔ بائیں طرف درے پر تیر انداز متعین تھے۔

مسلمانوں کا لشکر کفار کے مقابلہ پر تعداد اور اسلحہ کے لحاظ سے کمزور تھا، طلحہ بن ابی طلحہ نے قریش کا جھنڈا اٹھایا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اسی قبیلہ (بنودار) سے تعلق رکھنے والے حضرت مصعب بن عمیر کو جھنڈا دیا۔ لشکر کے دائیں اور بائیں انصار تھے، درمیان میں آپ ﷺ مہاجرین کے ساتھ صف بند تھے۔ دوسری جانب ابوسفیان اور قریش کی عورتیں کفار کو جنگ کے لئے ابھار رہے تھے۔

جنگ کی ابتداء ابو عامر فاسق نے کی، وہ مدینہ سے بھاگ کر مکہ چلا گیا تھا اور اوس کو اپنی طرف بلانے کی کوشش کی جس پر انصاروں نے اسے فاسق کہہ کر بلایا، ابو عامر کے بیٹے حضرت حنظلہ نے اپنے باپ کو قتل کرنے کی اجازت چاہی لیکن آپ ﷺ نے انہیں منع کر دیا۔

ابو عامر کے بعد ایک کافر نے باہر نکل کر مبارزت طلب کی جس پر حضرت زبیر مسلمانوں کی طرف سے آگے بڑھے اور مڈھ بھیڑ کے بعد اس مشرک کو قتل کر دیا جس پر آپ ﷺ نے حضرت زبیر کی تعریف کی اور فرمایا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے۔

ہند قریش کے لشکر کو شعر بول بول کر جوش دلا رہی تھی، آپ ﷺ اس کے مقابل پر دعا کرتے رہے، باقاعدہ جنگ شروع ہو گئی، مسلمانوں نے خوب مقابلہ کیا، قریش کے گھوڑ سواروں نے تین بار حملہ کی کوشش کی لیکن تیر اندازوں کی وجہ سے آگے نہ بھڑ سکے۔ حضرت علیؓ مشرکین کے علمبردار کے مقابلہ پر نکلے اور اسے قتل کر دیا، پھر اسکے بھائی نے پرچم پکڑ لیا جسے حضرت حمزہ نے قتل کر دیا اسی طرح اور لوگ پرچم پکڑتے گئے اور مسلمان انہیں قتل کرتے چلے گئے۔ طلحہ کے چار بیٹے اسی طرح وہیں پرچم سنبھالتے قتل ہوئے۔ سب علمبرداروں کے قتل پر قریش بھاگنا شروع ہو گئے، مسلمان ان کی صفوں میں داخل ہو گئے اور مال غنیمت سمیٹنے لگے۔ درہ پر موجود مسلمانوں نے جب دشمن کو بھاگتے دیکھا تو ان میں سے بعض نافرمانی کرتے ہوئے مالِ غنیمت سمیٹنے کے لئے میدانِ جنگ میں کود پڑے۔ جسکے بعد انہوں نے اس نافرمانی کے نتائج بھی دیکھے۔

پھر غزوہ میں حضرت ابو دجانہ کو آنحضرت صلی اللہ کی تلوار دیئے جانے کا ذکر کیا۔ بہت سے صحابہ نے اس تلوار کی چاہت کی مگر آپ ﷺ نے حضرت ابو دجانہ کو دی، اور اس کا حق ادا کرنے کا کہا، حضرت زبیر کہتے ہیں کہ حضرت ابو دجانہ کے سامنے کوئی کافر نہ ٹھہرا یہاں تک کہ وہ لشکر کو چیرتے ہوئے لشکر

کے پیچھے عورتوں تک پہنچ گئے، وہاں ہندہ پر تلوار اٹھائی جس پر اس نے کفار کو بلایا مگر کوئی آگے نہ آیا لیکن حضرت ابو دجانہ نے خود ہی تلوار نیچے کرلی اور کہا کہ میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ آپ ﷺ کی تلوار ایک کمزور عورت پر چلاوں۔

فلسطین کے لوگوں کے لئے دعا کی یاد دہانی کرواتے ہوئے حضور انور نے کہا کہ فلسطینیوں کے لئے دعا کرتے رہیں۔ اللہ ظالموں کی پکڑ کے سامان کرے اور فلسطینیوں کو ظلم سے بچائے، مسلمان ممالک کو بھی عقل اور سمجھ دے کہ ان کی آواز ایک ہو اور وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے انکا حق ادا کرنے کیلئے کوشش کرنے والے ہوں۔ آمین